سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ یکم مارچ بوقت ۸½ بجے صبح

کل اور پرسوں حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت ٹھیک ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ؞

اخبارِ احمدیہ

—• ربوہ — مورخہ ۲۶ فروری کو یہاں نماز جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے پڑھائی۔ خطبہ میں آپ نے سورۂ فاتحہ کی تفسیر بیان کرنے اور اس طرح صراطِ مستقیم کو واضح کرنے کے بعد آخر میں احباب کو تحریکِ جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی پُر زور تلقین فرمائی۔

—• ربوہ — تعلیم الاسلام کالج سٹوڈنٹس یونین کے زیر اہتمام گیارھویں آل پاکستان انٹر کالجیئٹ سالانہ مباحثات ۳ اور ۴ مارچ کو ۷ بجے شام کالج ہال میں منعقد ہوں گے۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔ جو کالج یونین کے دفتر سے مل سکتا ہے۔

(سیکرٹری کالج یونین)

—• ربوہ یکم مارچ مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب جہتم مقامی جو فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں کی طبیعت بخار اور بے چینی کی وجہ سے پچھلے دنوں پھر ناساز ہوگئی تھی۔ اب بفضلہ تعالیٰ طبیعت اچھی ہے۔ زخم آہستہ آہستہ مندمل ہو رہے ہیں۔ احباب صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

—• مکرم شیخ عبد الغنی صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ تبورا (مشرقی افریقہ) کے متعلق جنجہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ ان دنوں بندش پیشاب کی تکلیف کے باعث ہسپتال میں داخل ہیں۔ کمپالہ (یوگنڈا) میں ان کا اپریشن ہوگا۔ ضعیف بہت ہو چکے ہیں۔ ان کی اہلیہ محترمہ بھی بیمار اور بہت کمزور ہیں۔ سلسلہ کے خدمت گزار اور مخلص بھائی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے اور جملہ پریشانیوں سے نجات دے۔ آمین

(شیخ مبارک احمد نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

—• ربوہ ۲۷ فروری۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد سابق مبلغ سیرالیون کچھ عرصہ چار ماہ سے بیمار ہے اور اب بغرض علاج میو ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب جماعت بھی کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ؞

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی اصل اور حقیقی غرض

بیعت کنندگان نیک چلنی نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ مدارج تک پہنچیں

"میری تمام جماعت جو اس جگہ حاضر ہیں یا اپنے مقامات میں بود و باش رکھتے ہیں اس وصیت کو توجہ سے سنیں کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آسکے وہ پنج وقت نماز باجماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے .... اور تمام انسانوں کی ہمدردی ان کا اصول ہو اور خدا تعالیٰ سے ڈریں اور اپنی زبانوں اور اپنے ہاتھوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچائیں اور پنج وقتہ نماز کو نہایت التزام سے قائم رکھیں اور ظلم اور تعدی اور غبن اور رشوت اور اتلافِ حقوق اور بے جا طرفداری سے باز رہیں۔ اور کسی بد صحبت میں نہ بیٹھیں اور اگر بعد میں ثابت ہو کہ ایک شخص جو ان کے ساتھ آمد و رفت رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے احکام کا پابند نہیں ہے ..... یا حقوقِ عباد کی کچھ پرواہ نہیں رکھتا اور یا ظالم طبع اور شریر مزاج اور بدچلن آدمی ہے اور یا یہ کہ جس شخص سے تمہیں تعلق بیعت اور ارادت ہے اس کی نسبت ناحق اور بے وجہ بدگوئی اور زبان درازی اور بدزبانی اور بہتان اور افترا کی عادت جاری رکھ کر خدا تعالیٰ کے بندوں کو دھوکہ دینا چاہتا ہے تو تم پر لازم ہوگا کہ اس بدی کو اپنے درمیان سے دور کرو اور ایسے انسان سے پرہیز کرو جو خطرناک ہے اور چاہیئے کہ کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو اور ہر ایک کیلئے سچے ناصح بنو اور چاہیئے کہ شریروں اور بدمعاشوں اور مفسدوں اور بدچلنوں کو ہرگز تمہاری مجلس میں گزر نہ ہو۔ اور نہ تمہارے مکانوں میں رہ سکیں کہ وہ کسی وقت تمہاری ٹھوکر کا موجب ہونگے۔"

(تبلیغ رسالت جلد ہفتم صفحہ ۴۲، ۴۳)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کس قسم کی جماعت چاہتے تھے

تقریر محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ بر موقعہ جلسہ سالانہ ۶۴ء

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۶۴ء کے موقعہ پر مورخہ ۲۶ دسمبر ۶۴ء کے دوسرے اجلاس میں محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ صدر نگران بورڈ نے مندرجہ بالا موضوع پر جو تقریر فرمائی اس کا مکمل متن افادہ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ وکفیٰ باللہ شھیدا۔ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود ذالک مثلھم فی التوراۃ و مثلھم فی الانجیل کزرع اخرج شطئہ فآزرہ فاستغلظ فاستویٰ علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بھم الکفار وعد اللہ الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات منھم مغفرۃ و اجرا عظیما۔

(پارہ ۲۶ سورۃ الفتح آخری آیات)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فداہ ابی و امی کی جماعت کا نقشہ کھینچا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت بھی انہیں اغراض اور مقاصد کے لئے قائم کی جانی تھی اس لئے اس کا نقشہ بھی وہی ہونا چاہیئے۔ واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم (سورۃ جمعہ) کا منشا بھی یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ صحابہ رضی اللہ عنہم جیسا گروہ ہی پیدا کیا جائے گا چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ ایک ایسا مبارک زمانہ ہے کہ فضل اور جود الٰہی نے مقرر کر رکھا ہے کہ یہ زمانہ پھر لوگوں کو صحابہ رضؓ کے رنگ میں لے آئے گا"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۳۲)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:۔

مسیح وقت اب دنیا میں آیا
خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

سو پہلے ہم وہ خوبیاں دیکھتے ہیں جو صحابہؓ میں پیدا ہوئیں۔ جن کی وجہ سے وہ خدا تعالیٰ کے محبوب بن گئے اور ہمیشہ کے لئے رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ (اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے) کا خطاب پایا۔ وہی خوبیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ اور آپؑ کی جماعت میں ہونی چاہئیں۔ جیسا کہ میں آگے بتاؤں گا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ان میں وہی خوبیاں دیکھنا چاہتے تھے۔

اب میں ان آیات کا ترجمہ بیان کرتا ہوں

اللہ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا اس کو تمام دینوں کے اوپر غالب کرے اور اللہ کافی ہے شہادت دینے والا (یعنی اگرچہ اس وقت یہ سمجھنا مشکل ہے کہ اسلام کا غلبہ تمام دنیا کے اوپر کیسے ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ یہ گواہی دیتا ہے کہ ایسا ضرور ہوگا۔ اور اس کی گواہی کافی ہے۔ کیونکہ وہ اسلام کی قوت اور طاقت کو جانتا ہے اور اس کے اختیار کرنے میں جو خوبیاں پیدا ہونگی ان کو بھی جانتا ہے۔ وہ خوبیاں ایسی ہیں کہ جب بھی کسی قوم میں پیدا ہوتی ہیں وہ غالب ہو کر رہتی ہے) آگے فرماتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا رسول ہے اور جو اس کے ساتھ ہیں وہ کفار کے مقابلہ میں بہت سخت ہیں (یعنی کفار کی باتیں۔ اور ان کی خصلتیں اور ان کی برائیاں اور ان کی مخالفتیں ان کے اوپر اثر انداز نہیں ہو سکتیں بلکہ وہ ایسی مضبوط چٹان کی طرح ہیں جس کو تیز و تند ہوا یا پانی کے تھپیڑے ذرہ بھر بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلا سکتے۔ لیکن اس قدر سخت ہونے کے باوجود) وہ رحماء بینھم ہیں یعنی آپس میں رحم دل ہیں (اور ایک دوسرے کے حقیقی غمخوار اور سرتاپا اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان کے متعلق ذرہ بھر کدورت یا نفرت یا دشمنی اپنے دلوں میں نہیں رکھتے۔ اور انہیں اپنے جسم کے اعضا کی طرح سمجھتے ہیں)

آگے فرماتا ہے تو ان کو دیکھتا ہے رکوع کرنے والے اور سجدے کرنے والے اور وہ اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کے متلاشی ہیں (یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی انتہائی فرمانبرداری اختیار کرتے ہیں تا انہیں اللہ تعالیٰ کا فضل اور خوشنودی حاصل ہو) ان کے چہروں سے ان کے سجدوں کا اثر ظاہر ہوتا ہے (یعنی عبادت الٰہی کی وجہ سے ان کے چہروں پر ایک نور نظر آتا ہے) یہ ان کی مثال بیان کی گئی ہے تورات میں اور یہی ان کی مثال ہے انجیل میں۔ وہ کھیتی کے اس بیج کی طرح ہیں جس نے اپنا سبزہ نکالا۔ پھر وہ مضبوط اور موٹا ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ اپنی ساقوں پر قائم ہو گیا۔ اور وہ بونے والے کو بہت بھلا معلوم ہوتا ہے (یہی حال ان کمزور مسلمانوں کا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ انہیں درجہ استحکام اور مضبوطی بخشے گا۔ اور وہ اپنے اخلاق اور اطوار میں نہایت خوبصورت نظر آئیں گے) ان کی یہ ترقیات کفار کو بہت غصہ دلانے والی ہونگی۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں اور اعمال صالحہ بجا لانے والوں کے لئے مغفرت اور بڑے اجر کا وعدہ فرمایا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی مضبوطی اور اس کی اشاعت کے لئے دو باتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ اول یہ کہ یہ ہدایت اور حق ہے یعنی اس کی صداقتیں غیر متزلزل ہیں اور انسانوں کی حقیقی اور صحیح راہ نمائی کرتی ہیں۔ ان کے مقابلہ میں اور کوئی صداقتیں پیش نہیں کی جا سکتیں اور دنیا کو ان کے سامنے عاجز ہونا پڑے گا۔ اسلام کی تعلیم کی خوبصورتی اس کے دلائل کی مضبوطی۔ اس کی ہر حد پر راہ نمائی کی خاصیت اور اس کی دینی صداقتوں کو بیان کرنے کی قوت ایسی ہے کہ اس کو تمام دینوں پر غالب کر کے رہے گی۔ اس کے مقابلہ کی کوئی تاب نہ لا سکے گا۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک ایسی جماعت دی ہے جو ان خوبیوں سے متصف ہے۔

(۱) اشداء علی الکفار یعنی کفار کے مقابلہ میں نہایت سخت۔ ان کے بداثرات سے کلیۃً محفوظ۔ اپنے گرد اعلیٰ اخلاق اور نیک اعمال کی ایسی مضبوط دیوار بنا لینے والے کہ اس میں شیطان نقب نہیں لگا سکتا اور اپنے چیلوں اور جانسوں کے ذریعہ اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ وہ بے شک چاروں طرف سے قسم قسم کی برائیوں سے گھرے ہوئے ہیں۔ لیکن ان میں سے کوئی برائی ان تک راہ نہیں پا سکتی۔ وہ ہر مقابلہ کے وقت اور ہر لحاظ سے کفار پر بھاری ہیں۔ ان کی ریس اور پیروی کرنے والے نہیں۔ بلکہ خود ان کے لئے نمونہ قائم کرنے والے ہیں:۔

اس میں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ سب سے بڑا اور خطرناک کافر انسان کا نفس امارہ ہوتا ہے۔ جو اس کو ہر وقت خدا تعالیٰ سے دور کرنے کی کوشش میں ہوتا ہے اور اس کو شہوت پرستی اور ہوا و ہوس کے راستوں پر لے جانا چاہتا ہے۔ اور اس کے سامنے مادہ پرست اقوام کی مثالیں پیش کر کے اسی راستہ پر چلنے کی اسے تلقین کرتا ہے۔ سو سب سے پہلے اس نفس امارہ کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اگر اس میں کامیاب ہو جائے تو باقی سب مقابلوں میں بھی کامیاب ہو جاتا ہے اور کسی سے شکست نہیں کھاتا

ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ رضؓ کی یہ خوبی بیان فرمائی ہے۔ کہ وہ کفار اور مادہ پرست لوگوں کے بداثرات نہیں لیتے بلکہ اپنا اثر ان کے اوپر ڈالتے ہیں۔ اگر جسمانی مقابلہ آ جائے۔ تو اس میں بھی پیچھے نہیں ہٹتے اور اخلاقی مقابلہ میں بھی ان کی یہی حالت ہوتی ہے کہ وہ کفار کی کوئی برائی بھی اپنے اندر پیدا نہیں ہونے دیتے

اور ایک مضبوط چٹان کی طرح ہیں۔ وہ اپنی رہنمائی اور اپنی طرزِ زندگی اور اپنے طور و طریق کے لئے غیر قوموں کی طرف نہیں دیکھتے بلکہ خدا اور اس کے رسولؐ کی طرف دیکھتے ہیں اور انہی کی پیروی کرتے ہیں جس سے ان کے اندر وہ خوبصورتی پیدا ہوئی جو دوسرے لوگوں کو کھینچنے اور اپنے پیچھے چلانے کا موجب ہوئی اور دنیا میں وہ روحانی تغیر پیدا ہوا جو اس سے پہلے کبھی پیدا نہ ہوا تھا۔ اگر وہ کفر کے مقابلہ میں ایسے شدید نہ ہوتے تو یہ تغیر بھی پیدا نہ ہوتا۔

(۲) حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی دوسری خوبی اللہ تعالےٰ یہ بیان فرماتا ہے کہ وہ رحماء بینھم ہیں۔ یعنی آپس میں حد درجہ کے شفیق اور ہمدرد۔ اپنے بھائی کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھنے والے اور اس کے رنج و غم میں شریک ہونے والے۔ ساری جماعت یوں معلوم ہوتی ہے کہ حقیقی بھائی اکٹھے ہوتے ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے سے کوئی رنجش نہیں۔ کوئی چپقلش نہیں۔ کوئی عداوت نہیں۔ کوئی رقابت نہیں۔ کوئی حسد نہیں۔ ایک دوسرے کیلئے دعائیں کرنے والے اور بھائیوں کی ترقیات دیکھ کر خوش ہونے والے۔ نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنے والے۔

یہ خوبی بھی کوئی معمولی خوبی نہیں۔

اس کے صحیح رنگ میں پیدا ہونے کے بعد ہی جماعت بنتی ہے۔ یہ خوبی جماعت کے مختلف حصوں کو یوں بنا دیتی ہے جیسے ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہے۔ باہم اتحاد و اتفاق جماعت بندی کی جان ہے۔ آپس میں دشمنی اور عداوت سے جو نقصان جماعت کے شیرازہ کو پہنچتا ہے کسی اور چیز سے نہیں پہنچتا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی یہ حالت تھی کہ وہ اپنے بھائیوں کے آگے ایسے فروتن ہوتے تھے کہ گویا بچھے ہوئے ہیں۔ اس جذبہ کی عجیب عجیب مثالیں انہوں نے پیش کی ہیں۔ کیا مجال کہ ایک بھائی دوسرے بھائی کے خلاف سختی دکھا جائے۔ اگر کسی سے کوئی قصور ہو جاتا تو دوسرا اس کو معاف کرنے میں جلدی کرتا۔ اگر کسی کو کوئی ضرورت پیش آجاتی تو دوسرا قربانی اور ایثار کے لئے فوراً تیار ہو جاتا۔ حقیقی بھائیوں نے بھی وہ نمونہ کہاں دکھانا ہے جو انہوں نے دکھایا۔ ہجرت کے وقت خود بے جگہ ہوئے اور اپنے بھائیوں کو جگہ دی۔ خود بے آرام ہوئے اور اپنے بھائیوں کو آرام پہنچایا۔ اپنی بیویوں کو طلاقیں دے کر اپنے بھائیوں کے گھروں کو آباد کیا۔ خدا کے رسولؐ نے بتایا تھا کہ بنی آدم ایک دوسرے کے لئے اعضاء کی طرح ہیں۔ انہوں نے ثابت کر دکھایا کہ واقعی ایسا ہے۔ اور واقعی ایک کی تکلیف دوسرے کی تکلیف ہے اور ایک کا آرام دوسرے کا آرام۔

اسی خوبی سے دنیا میں جنت کا نقشہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس سے لڑائیاں ختم ہوتی ہیں کوئی فساد نہیں رہتا۔ رنجشیں اٹھ جاتی ہیں جنت کی طرح سلاماً سلاما والی بات پیدا ہو جاتی ہے۔ ونزعنا ما فی صدورھم من غل والا نظارہ نظر آتا ہے۔ تمام تر توجہ نیکیوں میں ترقی کی طرف رہتی ہے۔ ایمان پرورش پاتا ہے۔

(۳) تیسری خوبی جو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی بیان فرمائی ہے وہ ہے تراھم رکعًا یعنی تو ان کو دیکھے گا خدا کے لئے رکوع کرنے والے۔ یا تواضع اور تذلل اختیار کرنے والے۔ عبادتوں میں بھی اور باقی اوقات میں بھی۔ رکع الی اللہ کے معنے اطمأنّ الیہ کے بھی ہوتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف اطمینان پا گیا۔ اس لحاظ سے راکع کے معنے ہیں ایسے رنگ میں اللہ تعالیٰ کی طرف اطمینان پانیوالا کہ ہر وقت اس کی طرف جھکا رہے اور اسکے سامنے تذلل اختیار کرتا رہے۔ یعنی اس ایمان لانے والی جماعت کے لوگ ایسے ہیں کہ انکے دل ہر وقت اور ہر حالت میں خدا تعالےٰ کی طرف جھکے رہتے ہیں۔ گویا ان کو وہیں اطمینان حاصل ہو رہا ہے کسی اور جگہ نہیں۔ ایک دنیا دار آدمی ہر وقت دنیا کی طرف متوجہ رہتا ہے اور اسی میں غرق رہتا ہے لیکن یہ ایمان لانے والے اس کے برعکس ہر وقت اپنے خدا کی طرف ہی دیکھتے ہیں اور اسی کے آگے جھکے رہتے ہیں اور اس کی کامل فرمانبرداری اختیار کرتے ہیں۔ اسی میں ان کو لذت اور اطمینان ملتا ہے۔

انقطاع عن الدنیا مومن کی ایک بڑی علامت ہے۔ جس کو جس چیز کے ساتھ تعلق ہوتا ہے وہ اسی کی طرف جھکتا ہے۔ ایک دنیا دار کا جھکاؤ تمام تر دنیا اور اسکے مشاغل کی طرف ہوتا ہے۔ لیکن ایک باخدا انسان کا جھکاؤ ہر وقت خدا کے آگے ہوتا ہے دنیا اس کی نظر سے اوجھل رہتی ہے۔ یہی حال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تھا۔

(۴) ان کی چوتھی خوبی اللہ تعالےٰ سجدًا بیان فرماتا ہے یعنی سجدے کرنیوالے سجدہ سے مراد انتہائی جھکاؤ اور تذلل کے ہوتے ہیں۔ گویا اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے آگے ڈال دے۔ وہ صرف تذلل ہی اختیار کرنیوالے نہیں بلکہ تذلل کو انتہا تک پہنچا دینے والے ہیں یہاں تک کہ ان کا ایک ایک ذرہ خدا تعالےٰ کے آگے سجدہ میں رہتا ہے۔ ان کی نمازیں اور ان کی عبادت کوئی معمولی چیز نہیں بلکہ اس خدائے عظیم کو عرش سے جھکا کر اپنی طرف متوجہ کر دیتی ہیں اور وہ ان کی دستگیری کے لئے توجہ فرماتا ہے۔ سجدہ والی کیفیت اپنے اندر ایک عجیب شان رکھتی ہے اور عجیب طور سے خدا تعالےٰ کے فضل اور رحمت کو کھینچتی ہے۔

(۵) یبتغون فضلًا من اللہ ورضوانا ان کی پانچویں خصوصیت بتائی گئی ہے یعنی وہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کی رضا کے طالب رہتے ہیں۔ ان کی زندگی کا مقصد خدا کی رضا حاصل کرنا ہے۔ ان کا کوئی کام ایسا نہیں جس سے خدا کی رضاجوئی کے سوا کچھ اور مقصود ہو۔ گویا انہیں ایک گوہر ہاتھ آگیا اور اسی کے گرد وہ ہر وقت گھومتے ہیں اور اسی کی رضا کو اپنی زندگی کا مقصد بناتے ہیں کسی اور چیز سے تعلق محسوس نہیں کرتے۔ باقی سب طرف سے ان کی نظر بلند ہوتی ہے۔ صرف وہی محسن و احسان کا مالک نظر آ رہا ہوتا ہے۔

(۶) چھٹی خصوصیت یہ بتائی کہ سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود یعنی ان کے سجدوں کا اثر ان کے چہروں پر ظاہر ہوتا ہے۔ ان کی پیشانی ان کے سجدوں کی غمازی کر رہی ہوتی ہے۔ خدا کی عبادت اور اس کی اطاعت اور اس کی محبت اپنے ساتھ ایک روشنی اور نور لاتی ہے۔ وہ روشنی اور نور ان کے چہروں سے عیاں ہوتا ہے۔

ان آیات کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے ان صفات کے رکھنے والی جماعت کی مثال ایک ایسی کھیتی کے ساتھ دی ہے جو اپنا سبزہ نکالتی ہے۔ پہلے وہ سبزہ بہت کمزور ہوتا ہے لیکن آہستہ آہستہ اس کے سوٹے مضبوط اور خوب موٹے ہو جاتے ہیں اور وہ بہت اچھی طرح سے زمین میں قائم ہو جاتا ہے۔ تب وہ بہت ہی پسندیدہ نظر آتا ہے اور اس کا مالک اسے دیکھ کر بہت خوش ہوتا ہے۔ ایسا ہی وہ جماعت پہلے نہایت درجہ کمزور اور بے سروسامان ہوگی لیکن آہستہ آہستہ ان اعلےٰ صفات کی وجہ سے اللہ تعالےٰ اسے مضبوط سے مضبوط تر بناتا جائے گا یہاں تک کہ اس کی اچھائی لوگوں کی نظروں میں عجیب معلوم ہوگی اور وہ حیرت سے دیکھیں گے کہ ان میں یہ عظیم الشان تبدیلی کہاں سے آگئی اور ساری مخالفتوں اور بے سروسامانی کے باوجود انہیں یہ مضبوطی کہاں سے حاصل ہو گئی۔ یہ اخلاق کی خوبصورتی کہاں سے پیدا ہو گئی۔ اس وقت مخالف اور معاند اُن کی ترقی دیکھ کر غیظ و غضب سے جل جائیں گے۔ ایسے ایمان اور اعمال صالحہ رکھنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کی مغفرت کے نیچے ہوں گے اور اس کی طرف سے بڑے بڑے اجر پائیں گے۔

حضرت سرورِ کائنات محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی جماعت کی یہ صفات اللہ تعالےٰ نے بیان فرمائی ہیں۔ ایسی جماعت نے ہی اسلام کی شان اور شوکت کے ظاہر ہونے کا موجب بننا تھا۔ انہی صفات کی مالک جماعت آپؐ کے ظلِ کامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی جانی مقدر تھی تاکہ ان کے ہاتھوں اسلام کی نشأۃ ثانیہ ظہور پذیر ہو۔ ایسی جماعت کے سوا یہ کام ممکن نہیں۔ یہ زمانہ دجالی فتنہ کا زمانہ ہے مادیت اپنے انتہائی زور پر ہے۔ انسانوں کی روحانیت مُردہ ہو چکی ہے۔ تاریکی کا دور دورہ ہے۔ اس فتنہ کا مقابلہ کرنے کے لئے۔ اس مادیت کو ایمان اور روحانیت کے ساتھ بدلنے کے لئے۔ اس تاریکی کو دور کرنے اور انسانوں کو زندہ کرنے کے لئے ایک ایسی جماعت کی ضرورت ہے جو فی الحقیقت وہ صفات رکھتی ہو جو اللہ تعالےٰ نے بیان فرمائی ہیں اور اسی روحانی قوت کی وارث ہو جو صحابہ رضی اللہ عنہم کو دی گئی تھی۔

یہ خوبیاں درحقیقت ان اعمال صالحہ کے نچوڑ کے طور پر پیدا ہوتی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایمان کے ساتھ لازم فرمائے ہیں۔ اگر وہ اعمال صالحہ سارے کے سارے بجا نہ لائے جائیں تو نہ ہی کفار اور کفر کے خلاف وہ شدت اختیار ہو سکتی ہے جو اشداء علی الکفار میں بیان کی گئی ہے۔ نہ ہی مومنوں کا آپس میں وہ اتحاد ہو سکتا ہے جو رحماء بینھم کا منشاء ہے۔ نہ ہی اللہ تعالےٰ کے حضور میں وہ جھکاؤ پیدا ہو سکتا ہے جو تراھم رکعًا بتا رہا ہے۔ نہ ہی وہ دائمی سجدہ نصیب ہو سکتا ہے جس کا نقشہ سجدًا میں کھینچا گیا ہے اور نہ ہی دنیا سے ایسا انقطاع میسر آ سکتا ہے کہ اس کا ابتداء اور [illegible] اور اس کا منتہیٰ اللہ کے فضل اور اس کی رضاء کی تلاش کے سوا اور کچھ نہ رہے جیسا کہ یبتغون فضلًا من اللہ ورضوانا ظاہر کر رہا ہے۔ سو جب اللہ تعالےٰ نے صحابہ کی یہ خوبیاں بیان کیں تو اس سے یہ بتا دیا کہ انہوں نے اعمال صالحہ بجا لانے میں انتہا کر دی اور اس وجہ سے ان صفات کے حامل ہوئے جو اسلام کو دنیا میں قائم کرنے اور اس کو تمام دینوں پر غالب کرنے کے لئے ضروری تھیں۔ اور مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں بھی چونکہ مومنوں کی جماعت سے یہی کام لینا تھا اسلئے ان میں بھی انہی صفات کی ضرورت تھی۔ اور یہی صفات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان میں پیدا ہوتی دیکھنا چاہتے تھے۔ چنانچہ آپ نے اس سلسلہ کی بنیاد رکھتے [illegible] فرمایا۔ وہ سلسلہ کے قیام کی غرض [illegible] کرتا ہے اور اس میں جو صفات پیدا ہو [illegible]

ہیں وہ بھی بیان کرتا ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو وہ سب کا سب گویا الٰہی آیات کی تفسیر ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں :۔

"یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ ببرکت کلمۂ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں اور ایک کاہل اور بخیل و بے مصرف مسلمان نہ ہوں اور نہ ان نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ و نا اتفاقی کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے اور اس کے خوبصورت چہرہ کو اپنی فاسقانہ حالتوں سے داغ لگا دیا ہے اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ گزینوں کی طرح جن کو اسلامی ضرورتوں کی کچھ بھی خبر نہیں اور اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے کچھ غرض نہیں اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے کچھ جوش نہیں۔ بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں۔ اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبتِ الٰہی اور ہمدردئ بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر ایک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔ خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامتِ خاص سے اس عاجز کی دعاؤں اور اس ناچیز کی توجہ کو ان کی پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہراوے۔ اور اس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں ان طالبوں کی تربیتِ باطنی میں مصروف ہو جاؤں اور ان کی آلودگی کے ازالہ کیلئے رات دن کوشش کرتا رہوں اور ان کے لئے وہ نور مانگوں جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اور بالطبع خدا تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے۔ اور ان کے لئے وہ روح القدس طلب کروں جو ربوبیتِ تامہ اور عبودیتِ خالصہ کے جوڑ سے پیدا ہوتی ہے اور اس روح خبیث کی تکفیر سے ان کی نجات چاہوں کہ جو نفسِ امارہ اور شیطان کے تعلقِ شدید سے جنم لیتی ہے۔ سو میں بتوفیقہ تعالیٰ کاہل اور سست نہیں رہوں گا اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اس سلسلہ میں داخل ہونا بصدق قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں ہوں گا۔ بلکہ ان کی زندگی کے لئے موت تک . . . دریغ نہیں کروں گا۔ اور ان کے لئے خدا تعالیٰ سے وہ روحانی طاقت چاہوں گا جس کا اثر برقی مادہ کی طرح ان کے تمام وجود میں دوڑ جائے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان کے لئے جو داخلِ سلسلہ ہو کر صبر سے منتظر رہیں گے ایسا ہی ہوگا کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبتِ الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی۔ نیکی۔ امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا۔ اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے۔ اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔ وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر ایک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ قیامت تک ان میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اس ربِ جلیل نے یہی چاہا ہے وہ قادر . . . ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ہر ایک طاقت اور قدرت اسی کو ہے۔ فالحمد لهٗ اوّلًا و آخرًا و ظاهرًا و باطنًا۔ اسلمنا لهٗ۔ هو مولانا في الدنيا والآخرة۔ نعم المولىٰ ونعم النصير۔"

(ازالہ اوہام ص۸۴۸ تا ۸۵۲ طبع اوّل)

اس کے کچھ عرصہ بعد ایک اور کتاب میں بھی آپؑ فرماتے ہیں :۔

"رب احي الاسلام بجهدي وهمّتي ودعائي وكلامي واعذبي سحنتهٗ وجوهه وسبره ومزّق كل معاند وكبره۔ رب ارني كيف تحي الموتىٰ۔ ارني وجوهًا ذوي الشمائل الايمانية ونفوسًا ذوي الحكمة اليمانية وعيونًا باكيةً من خوفك وقلوبًا مقشعرةً عند ذكرك واهلًا نقيًّا يرجع الى الحق والصواب ويتفيأ ظلال المجاذيب والاقطاب۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام ص۵۰۷ طبع اوّل)

ترجمہ :۔ اے میرے رب تو میری کوشش اور ہمت اور دعا اور کلام سے اسلام کو زندہ فرما۔ اور میرے ذریعہ اس کی خوبصورتی کو ظاہر کر۔ اور ہر ایک دشمن اور اس کے کبر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ اے میرے رب تو مجھے دکھا کہ تو کس طرح مردوں کو زندہ کرتا ہے۔ مجھے ایسے چہرے دکھا جو ایمانی شمائل رکھنے والے ہوں اور ایسے لوگ دے جو حکمتِ یمانی رکھتے ہوں۔ اور ایسی آنکھیں جو تیرے خوف سے رونے والی ہوں اور ایسے دل جو تیرے ذکر کے وقت کانپ جانے والے ہوں۔ اور ایسی خالص فطرت رکھنے والے جو حق اور راستی کی طرف لوٹنے والی ہو۔ اور مجذوبوں اور قطبوں کے سائے کے پیچھے چلنے والی ہو۔

اسی جگہ تھوڑا سا آگے چل کر حضور اس دعا کی قبولیت کا ذکر فرماتے ہیں :۔

"فسمع الله دعائي وتضرعي والتجائي وبشّرني بفتوحات من عنده وتائيدات من جنده۔ وقال لا تخف انّي معك وماشٍ مع مشيك۔ انت منّي بمنزلة لا يعلمها الخلق۔ وجدتك ما وجدتك۔ انّي مهين من اراد اهانتك۔ وانّي معين من اراد اعانتك۔ انت منّي وسرّك سرّي وانت مرادي ومعي۔ انت وجيه في حضرتي۔ اخترتك لنفسي۔ هذا ما بشّرني ربي وملجائي عند ربي ووالله لو اطاعني ملوك الارض كلهم وفتحت عليّ خزائن العالم كلها ما اسرّني كسروري من ذالك رب انّي ملئت من آلائك واشربت من بحار نعمائك۔ رب بلّغ شكري ارجاء سمائك وتعال وادخل في قلبي بجميع ضيائك۔ انّي آثرتك ورسولك على سوائك وانسلخت من نفسي وجئت راغبًا في رضائك ولك هذه اشعاري وانت محبوبي وشعاري ودثاري۔

ننگ و نام و عزّت دنیا ز داماں ریختیم
یار آمیزد مگر با ما بخاک آمیختیم
دل بداد یم از کف و جاں در رہش انداختیم
واز پئے وصل نگارے حیلہ ہا انگیختیم

(آئینہ کمالاتِ اسلام ص۵۸۰ بار اوّل)

ترجمہ :۔ پس اللہ نے میری دعا اور عاجزی اور التجا سن لی اور مجھے اپنی طرف سے فتوحات اور اپنے لشکر کی تائیدات کی بشارت دی۔ اور کہا کہ تو کوئی خوف نہ کر۔ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور چلنے والا ہوں تیرے چلنے کے ساتھ۔ تو مجھے ایسا پیارا ہے کہ لوگ اس کو نہیں جان سکتے۔ میں نے تجھے پایا جو پایا۔ میں اس کو ذلیل کروں گا جو تیرے ذلیل کرنے کا ارادہ کرے گا اور میں اس کی مدد کروں گا جو تیری مدد کا ارادہ کرے گا۔ تو مجھ سے ہے تیرا بھید میرا بھید ہے اور تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ تو میری درگاہ میں وجیہہ ہے۔ میں نے تجھے اپنے لئے چن لیا۔ یہ ہے جو میرے رب نے مجھے بشارت دی۔ وہ میری حاجت کے وقت میری پناہ ہے۔ اور خدا کی قسم اگر تمام جہان کے بادشاہ میرے تحت ہو جاتے اور سارے عالم کے خزانے مجھے دئے جاتے تو مجھے وہ لذّت نہ آتی جو اس طور سے آئی۔ اے میرے پیارے رب میں تیری نعمتوں سے بھر گیا ہوں اور ان کے سمندروں سے پلایا گیا ہوں۔ اے میرے رب میرے شکر کو آسمان کے کناروں تک پہنچا اور آ اور میرے دل میں اپنی تمام روشنی کے ساتھ داخل ہو جا۔ میں نے تجھے اور تیرے رسول کو تیرے غیر پر چن لیا ہے اور میں اپنے نفس سے باہر آ گیا ہوں اور تیری رضا میں راغب ہو گیا ہوں۔ اور تیرے لئے میرے یہ شعر ہیں۔ اور تو میرا محبوب اور میرا شعار (باہر کا کپڑا) اور میرا دثار (اندر کا کپڑا) ہے۔

آپؑ کی اس دعا میں یہ بھی تھا کہ اللہ تعالیٰ آپؑ کو باخدا انسانوں کی جماعت دے۔ سو اس دعا کی قبولیت بھی اسی میں شامل ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہی مقدر ہے کہ آپ کے متبعین میں بکثرت ایسے لوگ پائے جائیں۔

ایسی جماعت دیکھنے کے لئے کس قدر جوش آپ کے اندر تھا اور کس قدر تڑپ تھی اس کا ایک حد تک اندازہ آپ کی کتابوں اور آپ کے ملفوظات کے پڑھنے سے ہو سکتا ہے۔ آپ نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ اسلام کی سربلندی کے لئے خرچ کیا۔ اور وہ دو طور سے ہی تھا۔ آپ نے اسلام کی صداقت کے ثابت کرنے کے لئے عظیم الشان دلائل دیئے۔ ایسے دلائل کہ وہ قرآن کریم اور احادیث رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور جگہ نہیں ملتے۔ آپ نے ان دلائل کے ساتھ اسلام کے چہرہ کو روشن کر دیا اور جو گرد و غبار اس کے اوپر ڈالا گیا تھا سب صاف کر دیا۔ اس کی تفصیل کا یہ موقعہ نہیں۔

دوسرے آپ نے ایک ایسی جماعت کی بنیاد رکھی جو الٰہی صفات کی حامل تھی جو صفات صحابہ رضی اللہ عنہم میں موجود تھیں ان میں یہ صفات پیدا کرنے کے لئے آپ نے نہایت درجہ متضرعانہ دعائیں

سے کام لیا جن سے زمین و آسمان ہل گئے۔ آپؑ نے ان کو بار بار اپنی زندگی بخش محبت میں رکھا اور ان کو اپنے پروں کے نیچے اسی طرح لیا جس طرح پرندہ اپنے بچوں کو لے کر ان کی پرورش کرتا ہے۔ آپؑ نے ان کو اپنے پاک کلمات سے مختلف طریقوں سے سمجھایا آپؑ کی کتابیں ان روح پرور اور فی الحقیقت زندگی بخش کلمات سے بھری پڑی ہیں۔ آپؑ کے ایک ایک لفظ میں وہ زندگی موجود ہے کہ اگر تکبر ہمارے آڑے نہ آجائے تو ہم یقیناً ان سے زندہ ہو سکتے ہیں۔ اور اپنی ساری تاریکیوں کو دور کر سکتے ہیں۔ آپؑ کے کلمات قرآن کریم کی نہایت پاکیزہ اور روشن تفسیر ہیں۔ آپؑ کے کلمات میں یوں معلوم ہوتا ہے کہ خدائے عظیم خود بول رہا ہے۔ بعض دفعہ آپؑ فرما دیتے ہیں کہ میری بات سنو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں۔ آپؑ بار بار مختلف پیرائیوں سے بتاتے ہیں کہ آپؑ جماعت کو کیسا دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپؑ کی کتاب کشتی نوح ساری کی ساری اور اس کے علاوہ اور بہت سی کتابیں اس سے بھری پڑی ہیں۔ آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

"ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے۔ کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے۔ اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔"

(کشتی نوح)

ایک جگہ آپؑ بتاتے ہیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ تا ہم آسمان پر آپؑ کی جماعت میں شمار ہوں۔ فرماتے ہیں:۔

"پس جو شخص مجھ سے سچی بیعت کرتا ہے اور سچے دل سے میرا پیرو بنتا ہے اور میری اطاعت میں محو ہو کر اپنے تمام ارادوں کو چھوڑتا ہے وہی ہے جو ان آفتوں کے دنوں میں میری روح اس کی شفاعت کرے گی۔ سو اے وے تمام لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے۔ وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہو گی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہو گا۔ ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے سو خبردار رہو۔ ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی۔ اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے۔ نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔ سو تم اس کو مت چھوڑو۔ اور ضرور ہے کہ تم دکھ دیئے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو۔ کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو۔ اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ نیک عمل دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا اور حسرت سے مرے گا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے۔ اگرچہ سب اسی کی مخلوق ہے۔ لیکن وہ اس شخص کو چن لیتا ہے جو اس کو چنتا ہے۔ وہ اس کے پاس آجاتا ہے جو اس کے پاس جاتا ہے جو اس کو عزت دیتا ہے وہ اس کو بھی عزت دیتا ہے۔

تم اپنے دلوں کو سیدھا کر کے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے اس کی طرف آجاؤ کہ وہ تمہیں قبول کرے گا۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۴ و ۱۵)

اسی کشتی نوح میں تھوڑا سا آگے چل کر آپ ان باتوں کا بھی ذکر فرماتے ہیں جو ہماری جماعت میں قطعاً نہیں ہونی چاہئیں ورنہ ہم خدا کی نگاہ میں حقیقتاً اس جماعت میں شمار نہ ہوں گے۔ یہ ایک ایک لفظ یاد رکھنے اور حفظ کرنے اور عمل کرنے کے لائق ہے تا ہم درحقیقت اس جماعت میں شمار ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام بنانا چاہتے تھے۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"ان سب باتوں کے بعد میں پھر کہتا ہوں کہ یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تعالیٰ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو۔ دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔ جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا۔ بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے، قمار بازی سے، بدنظری سے اور خیانت سے اور رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا جو اس پر بد اثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو قرآن کے خلاف نہیں ہیں ان کی بات نہیں مانتا اور ان کی تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اس عہد کو جو اس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص مجھے فی الواقعہ مسیح موعود و مہدی معہود نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص امور معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے تیار نہیں وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک زانی۔ فاسق، شرابی، خونی۔ چور۔ قمار باز، خائن، مرتشی، غاصب، ظالم، دروغ گو، جعلساز اور ان کا ہم نشین اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ سب زہریں ہیں۔ تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے۔ اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے۔ کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔ احمق ہے وہ دشمن جو ان کا قصد کرے کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں اور خدا ان کی حمایت میں۔ کون خدا پر ایمان لایا۔ صرف وہی جو ایسے ہیں۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۷ و ۱۸)

"سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۴)

"مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۵۶)

تکبر انسان کو شیطان بنا دیتا ہے۔ اور اس رب کریم کا راندۂ درگاہ کر دیتا ہے۔ رحماء بینھم بننے میں سب سے بڑی رکاوٹ بھی یہی ہے۔ اپنی جماعت کو اس سے محفوظ رکھنے کے لئے آپؑ اس کی جو تشریح فرماتے ہیں اس پر روح عش عش کر اٹھتی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔ مگر شاید تم نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں۔

ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم

کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے اور اسکے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دیدے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ وحشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی۔ اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اسکے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہو اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبر ہے۔ اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے۔ اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے ایک مدت دراز تک اسکے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں۔ کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبر ہے۔ کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھا ہے۔ سو تم اے عزیزو ان تمام باتوں کو یاد رکھو۔ ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو۔ ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے ایک غریب بھائی جو اسکے پاس بیٹھتا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو دعا کرنیوالے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تاکہ ہلاک نہ ہو جاؤ۔ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی کی محبت ممکن ہے تم اس سے کرو۔ اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو۔"

(نزول المسیح ص ۲۴، ۲۵)

رحماء بینھم کی کیفیت پیدا کرنے کے لئے آپ ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان جو بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائیگا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازہ کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔"

(کشتی نوح)

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔ اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت اور تندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرش زمین پسند نہ کروں۔ اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو رہوں اور اس کے لئے جہانتک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں۔ اور اگر میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کوئی سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں بھی دیدہ دانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں بلکہ مجھے چاہیئے کہ میں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کے لئے رو رو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے۔ اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم یا سادگی سے اس سے کوئی خطا سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہیئے کہ میں اس سے ٹھٹھا کروں یا چیں بجبیں ہو کر تیزی دکھاؤں یا بدنیتی سے اس کی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں۔ کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو۔ جب تک وہ اپنے تئیں ہر ایک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دور نہ ہو جائیں۔ خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے۔ اور غریبوں سے نرم ہو کر جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے۔ اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں۔ اور غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے مگر میں دیکھتا ہوں کہ یہ باتیں ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں نہیں۔"

(شہادت القرآن ص آخر)

پھر فرماتے ہیں:۔

"خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے۔ اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدرد نوع انسان ہو جاؤ۔ اور خدا میں کھوئے جاؤ۔ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو کہ یہی طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اور فرشتے مدد کے لئے اترتے ہیں۔ مگر یہ ایک دن کا کام نہیں۔ ترقی کرو، ترقی کرو۔ اس دھوبی سے سبق سیکھو جو کپڑوں کو اول بھٹی میں جوش دیتا ہے اور دیئے جاتا ہے۔ یہانتک کہ آخر اس کی تاثیریں تمام میل اور چرک کو کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں۔ تب صبح اٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے اور پانی میں کپڑوں کو تر کرتا ہے۔ اور بار بار پتھروں پر مارتا ہے۔ تب وہ میل جو کپڑوں کے اندر تھی اور ان کا جز بن گئی تھی کچھ آگ کے صدمات اٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے بازو سے مار کھا کر یکدفعہ جدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ کپڑے ایسے سفید ہو جاتے ہیں جیسے ابتدا میں تھے۔ یہی انسانی نفس کے سفید ہونے کی تدبیر ہے۔ اور تمہاری ساری نجات اسی سفیدی پر موقوف ہے۔ یہی وہ بات ہے جو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے فرماتا ہے۔ قد افلح من زکّٰھا۔ یعنی وہ نفس نجات پا گیا جو طرح طرح کے میلوں اور چرکوں سے نجات پا گیا۔"

(رسالہ جہاد ص ۱۴)

رحماء بینھم بننے کے بغیر کوئی جماعت نہیں بنتی۔ آپس میں کمال درجہ کی یگانگت اور اتحاد جماعت بندی کی جان ہوتے ہیں۔ اس میں کمزوری پیدا ہونا جماعت کی تباہی کا موجب ہو جاتا ہے۔ ایمان کی بڑی علامت ہے۔ کہ انسان کے اندر کمال درجہ کی ہمدردی مخلوق ہو اور اپنے بھائیوں کے ساتھ کوئی بغض اور کینہ نہ ہو اور ان کے لئے ایثار اور قربانی کا جذبہ ہو۔ میں نے یہاں صرف تین چار مقامات سے آپ کی کتابوں سے اقتباس دئے ہیں۔ ورنہ آپ نے اس کے متعلق بہت سی جگہوں پر نہایت درجہ تاکید فرمائی ہے۔

ہماری جماعت کو اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔

اب میں آخر میں دو ایسے اقتباس دیتا ہوں جن میں آپ نے بتایا ہے کہ ہم گناہ سے کس طرح بچ سکتے ہیں اور پاکیزگی کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔ تاہم اپنے اندر حقیقی تبدیلی پیدا کر سکیں۔ ان باتوں کو ہر وقت سامنے رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہمیشہ اپنے زیر مطالعہ رکھیں تا اللہ تعالےٰ ان کی برکت سے ہماری تاریکی کو دور کرے اور ہمیں روشنی کا مینار بنائے جس سے دوسروں کی تاریکی بھی دور ہو اور ہمیں اس روحانی انقلاب کے لانے کا ذریعہ بنائے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث فرمائے گئے۔ بیشک اب اس مسیح پاک کی صحبت ہمیں نصیب نہیں لیکن ان کتابوں میں ہم وہ صحبت پا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ہم پوری محبت کے ساتھ ان میں داخل ہوں۔ تب ہمیں یہی محسوس ہوگا کہ گویا ہم اس مسیح پاک علیہ السلام کے پاس بیٹھے ہیں اور وہ ہمارے ساتھ باتیں کر رہا ہے۔ یہی کیفیت قرآن کریم پڑھتے وقت ہونی چاہیئے کہ گویا وہ خدائے عظیم ہم سے ہمکلام ہو رہا ہے۔ اور یہی احادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مطالعہ کرتے وقت کہ گویا ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے ہیں۔ اور حضورؐ کے منہ سے باتیں سن رہے ہیں۔ حقیقی محبت ہو تو یہ سب کچھ ہو جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اے حق کے طالب بندو کان کھولو اور سنو کہ یقین جیسی کوئی چیز نہیں یقین ہی ہے جو گناہ سے چھڑاتا ہے یقین ہی ہے جو نیکی کرنے کی قوت دیتا ہے یقین ہی ہے جو خدا کا عاشق صادق بناتا ہے۔ کیا تم گناہ کو بغیر یقین کے چھوڑ سکتے ہو۔ کیا تم جذبات نفس سے بغیر یقینی تجلی کے رک سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی تسلی پا سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی تبدیلی پیدا کر سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی خوشی حاصل کر سکتے ہو۔ . . . . . . مبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں کیونکہ وہی خدا کو دیکھیں گے۔ مبارک وہ جو شبہات اور شکوک سے نجات پا گئے ہیں کیونکہ وہی گناہ سے نجات پائیں گے۔ مبارک تم جب تمہیں یقین کی دولت دی جائے کہ اس کے بعد تمہارے گناہ کا خاتمہ ہو گا۔ گناہ اور یقین دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ کیا تم ایسے سوراخ میں ہاتھ ڈال سکتے ہو جس میں تم ایک زہریلے سانپ کو دیکھ رہے ہو کیا تم ایسی جگہ کھڑے رہ سکتے ہو جس جگہ کسی آتش فشاں سے پتھر برستے ہیں یا بجلی پڑتی ہے یا ایک خونخوار شیر کے حملہ کرنے کی جگہ ہے یا ایک ایسی جگہ ہے جہاں ایک مہلک طاعون نسل انسان کو معدوم کر رہی ہے۔ پھر اگر تمہیں خدا پر ایسا ہی یقین ہے جیسا کہ سانپ پر یا بجلی پر یا شیر پر یا طاعون پر تو ممکن نہیں کہ اس کے مقابل پر تم نافرمانی کر کے سزا کی راہ اختیار کر سکو۔ یا صدق و وفا کا اس سے تعلق توڑ سکو۔

اے لوگو! جو نیکی اور راستبازی کے لئے بلائے گئے ہو تم یقیناً سمجھو کہ خدا کی کشش اس وقت تم میں پیدا ہو گی اور اس وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے جب کہ تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے . . . . . . یقین کی دیواریں آسمان تک ہیں شیطان ان پر چڑھ نہیں سکتا ہر ایک جو پاک ہوا وہ یقین سے پاک ہوا۔ یقین دکھ اٹھانے کی قوت دیتا ہے یہاں تک کہ ایک بادشاہ کو تخت سے اتارتا ہے اور فقیری جامہ پہناتا ہے یقین ہر ایک دکھ کو سہل کر دیتا ہے یقین خدا کو دکھاتا ہے۔ ہر ایک کفارہ جھوٹا ہے اور ہر ایک فدیہ باطل ہے اور ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے وہ چیز جو گناہ سے چھڑاتی اور خدا تک پہنچاتی اور فرشتوں سے بھی صدق اور ثبات میں آگے بڑھا دیتی ہے وہ یقین ہے . . . . . جس طرح انسان نفسانی لذات کا سامان دیکھ کر ان کی طرف کھینچا جاتا ہے اسی طرح انسان جب روحانی لذات یقین کے ذریعہ سے حاصل کرتا ہے تو وہ خدا کی طرف کھینچا جاتا ہے اور اس کا حسن اس کو ایسا مست کر دیتا ہے کہ دوسری تمام چیزیں اس کو سراسر ردّی دکھائی دیتی ہیں اور انسان اسی وقت گناہ سے مخلصی پاتا ہے جب کہ وہ خدا اور اس کی جبروت جزا سزا پر یقینی طور پر اطلاع پاتا ہے"

(کشتی نوح صہ ۶۱ تا ۶۳)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"چوہے مت بنو جو نیچے کی طرف جاتے ہیں بلکہ بلند پرواز کبوتر بنو جو آسمان کی فضا کو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ تم توبہ کی بیعت کر کے پھر گناہ پر قائم نہ رہو اور سانپ کی طرح مت بنو جو کھال اتار کر بھی سانپ ہی رہتا۔ موت کو یاد رکھو کہ وہ تمہارے نزدیک آتی جاتی ہے اور تم اس سے بے خبر ہو۔ کوشش کرو کہ پاک ہو جاؤ۔ کہ انسان پاک کو تب پاتا ہے کہ خود پاک ہو جاوے۔ مگر تم اس نعمت کو کیونکر پا سکو اس کا جواب خود خدا نے دیا ہے جہاں قرآن میں فرماتا ہے

استعینوا بالصبر والصلوٰۃ

یعنی نماز اور صبر کے ساتھ خدا سے مدد چاہو۔ نماز کیا چیز ہے۔ وہ دعا ہے جو تسبیح۔ تحمید۔ تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ ہو۔ کیونکہ ان کی نماز اور ان کا استغفار سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں لیکن تم جب نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسولؐ کا کلام ہے باقی اپنی دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو تا کہ تمہارے دلوں پر اس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو"

(کشتی نوح صہ ۶۳)

خاکسار

(مرزا عبد الحق)

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے عطایا جات

(از صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب افسر لنگر خانہ)

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعمیر کے لئے جن احباب نے دس روپے یا اس سے زائد ارسال فرمائے ہیں ان کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل اور برکات عطا فرمائے جو ازل سے اللہ تعالیٰ نے اس بابرکت ادارہ سے وابستہ فرمائی ہیں۔

(قسط نمبر ۱)

نمبر	نام	رقم
۱	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	۱۰۰ روپے
۲	حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	۱۰۰ "
۳	سیدہ محترمہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ	۱۰۰ "
۴	سیدہ محترمہ نواب امۃ الحفیظ بیگم	۱۰۰ "
۵	صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مرحوم منجانب مرزا حمید احمد صاحب	۱۰۰ "
۶	مرزا حمید احمد صاحب	۵۰ "
۷	ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب ودود میڈیکل ہال سرگودہا	۵۰ "
۸	ملک محمد شفیع صاحب صدر محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ	۱۰ "
۹	ڈاکٹر شریف احمد صاحب چنیوٹ	۲۵ "
۱۰	ڈاکٹر شریف احمد صاحب بذریعہ سیکرٹری صاحب مال چنیوٹ	۵۰ "
۱۱	چوہدری محمد نواز صاحب مینجنگ ڈائریکٹر پرنس ٹرانسپورٹ لاہور	۱۰۰ "
۱۲	محمد یامین صاحب طارق ٹرانسپورٹ لاہور	۱۰ "
۱۳	ونگ کمانڈر سید محمد احمد صاحب	۱۰۰ "
۱۴	بیگم صاحبہ مرزا رشید احمد صاحب لاہور	۱۰۰ "
۱۵	محترم فضل حق صاحب معرفت مولوی عبد المالک صاحب مربی کراچی	۱۰۰ "
۱۶	ملک لطیف احمد صاحب اکونٹنٹ لنگر خانہ	۱۰ "
۱۷	ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی پیپر کارز لاہور	۵۰ "
۱۸	محترمہ امۃ الحیٔ صاحبہ بنت سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب	۱۰۰۰ "
۱۹	بیگم صاحبہ چوہدری محمد اسلم صاحب درک میانوالی	۱۰۰ "
۲۰	امۃ الحفیظ صاحبہ ۲۱ ہینگ نیوز ایجنسی پرانی انارکلی لاہور	۵۰ "
۲۱	ڈاکٹر گوہر الدین صاحب کوٹ فتح خان	۱۰۰ "
۲۲	ڈاکٹر سید عبد الوحید صاحب بھکر ضلع میانوالی	۲۰ "
۲۳	حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ	۱۰ "

اعلان نکاح

عزیز سید منیر احمد صاحب بخاری ولد سید بشیر احمد صاحب بخاری ریلوے انسپکٹر لائل پور کا نکاح ہمراہ سیدہ حفیظ مہدی صاحبہ بنت سید مہدی حسین شاہ صاحب بعوض حق مہر مبلغ پانچ ہزار روپیہ محترم مولوی عبد المالک خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے مورخہ ۱۷/۲/۶۵ کو احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا۔ دونوں خاندان مخلص اور قدیمی احمدی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ رشتہ مبارک کرے آمین۔

(سید شرافت حسین احمدیہ فرنیچر ہاؤس بندر روڈ کراچی)

درخواست دعا

میرے بہنوئی چوہدری محمد کرامت اللہ صاحب کراچی تا حال فالج سے بیمار ہیں جملہ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

(ملک بشارت احمد۔ ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج باسکٹ بال کلب کا

ساتواں آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کامیابی سے اختتام پذیر ہو گیا

کلب سیکشن میں ریلوے نے ایک سال کے وقفہ کے بعد چیمپئن شپ کا اعزاز پھر حاصل کر لیا

کالج اور سکول سیکشنز میں اسلامیہ کالج لاہور اور گورنمنٹ ہائی سکول وحدت کالونی لاہور چیمپئن قرار پائے

ربوہ یکم مارچ۔ تعلیم الاسلام کالج باسکٹ بال کلب کے زیر اہتمام منعقدہ ساتواں آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ جو یہاں ۲۵ فروری کی صبح کو شروع ہوا تھا بڑی شان و شوکت کے ساتھ جاری رہنے کے بعد مورخہ ۲۷ فروری کی شام کو نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان صاحب نے اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج و صدر سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے نام ایک خصوصی پیغام ارسال فرمایا جو ٹورنامنٹ کے افتتاحی اجلاس میں مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی نے پڑھ کر سنایا نیز مورخہ ۲۶ فروری کو افتتاحی تقریب کے بعض مناظر لاہور میں ٹیلی ویژن پر بھی دکھائے گئے۔ فائنل میچوں کے اختتام پر انعامات ونگ کمانڈر ایچ اے صوفی صاحب سیکرٹری سپورٹس کنٹرول بورڈ حکومت مغربی پاکستان نے تقسیم کئے۔

فائنل مقابلے

کلب سیکشن میں پاکستان ویسٹرن ریلوے کی ٹیم نے جو پاکستان ایئرفورس چکلالہ کی ٹیم کو ہرا کر فائنل میں پہنچی تھی۔ برادرز کلب لاہور کو فائنل میں مات دے کر چیمپئن شپ کا خصوصی امتیاز حاصل کیا ہے۔ قبل ازیں وہ مسلسل تین سال تک اس ٹورنامنٹ میں چیمپئن رہ کر گزشتہ سال یہ امتیاز گنوا بیٹھی تھی اس مرتبہ ایک سال کے وقفہ کے بعد پھر چیمپئن قرار پانے سے اس کا یہ امتیاز بحال ہو گیا۔ امسال اس نے فائنل میں ۳۸ کے مقابلہ میں ۵۶ پوائنٹ سکور کر کے ۱۸ پوائنٹس سے برادرز کلب پر برتری حاصل کی۔ ریلوے کے جاوید نصر اور انور رگل نے بہت بلند پایہ کھیل کا مظاہرہ کیا ان کا انفرادی سکور علی الترتیب ۲۳، ۱۸، اور ۱۲ رہا۔ برادرز کے امین شیخ اور غلام دستگیر کا کھیل بھی خاص شان کا حامل تھا۔ انھوں نے علی الترتیب ۲۰ اور ۸ پوائنٹ سکور کئے۔

کالج اور سکول سیکشنز میں علی الترتیب اسلامیہ کالج لاہور اور گورنمنٹ ہائی سکول وحدت کالونی لاہور چیمپئن قرار پائے۔ کالج سیکشن میں فائنل مقابلہ اسلامیہ کالج لاہور اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے مابین ہوا دونوں ٹیمیں بہت مضبوط اور جاندار تھیں اور انھوں نے بہت ڈٹ کر ایک دوسرے کا مقابلہ کیا۔ ان میں سے کوئی ایک بھی دوسرے کو اپنے پر سبقت لے جانے کا موقع دینے کے لئے تیار نہ تھا۔ کبھی ایک یا دو پوائنٹس سے ایک کا پلہ بھاری ہو جاتا تھا اور کبھی دوسرے کا۔ اسی کشمکش اور برابر کی ٹکر میں بالآخر تین پوائنٹ زیادہ سکور کر کے اسلامیہ کالج نے یہ میچ جیت لیا اور چیمپئن شپ کا اعزاز اسی کے حصہ میں آیا، دونوں کا سکور علی الترتیب ۴۲ اور ۳۹ تھا۔ اسلامیہ کالج کے فیاض محمود، لطیف اور محمد عمر کا کھیل بہت شاندار تھا۔ انھوں نے علی الترتیب ۱۷، ۱۳، اور ۱۰ پوائنٹ سکور کئے۔ تعلیم الاسلام کالج کے نصیر بندہ، رفیق قمر اور خالد تاج نے اپنی جگہ بہت شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا۔ ان کا سکور علی الترتیب ۱۷، ۱۴، اور ۸ رہا۔ سکول سیکشنز میں فائنل میچ گورنمنٹ ہائی سکول وحدت کالونی لاہور، اور تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے مابین ہوا۔ جس میں اول الذکر ۱۳ کے مقابلہ میں ۳۱ پوائنٹس سے کامیاب رہا اور وہی چیمپئن قرار پایا۔ اس سیکشن میں رنراپ کا اعزاز مشن ہائی سکول ڈسکہ کے حصہ میں آیا کیونکہ لیگ سسٹم پر کھیلے جانے والے اس ٹورنامنٹ میں اس کے مجموعی پوائنٹس ٹی آئی ہائی سکول سے زیادہ تھے۔

چھوٹے بچوں کا دلچسپ میچ

تینوں سیکشنوں کے فائنل مقابلوں سے قبل جو مورخہ ۲۷ فروری کو اڑھائی بجے بعد دوپہر سے پونے چھ بجے شام تک جاری رہے۔ چھوٹے بچوں کا ایک نہایت دلچسپ میچ ہوا۔ یہ مقامی بچوں کی دو ٹیموں ٹائیگرز اور لائنز کے درمیان تھا۔ ٹائیگرز نے یہ میچ ۳ کے مقابلہ میں ۴ پوائنٹس سے جیت لیا۔ ٹائیگرز کے عرفان اور عبدالرحمٰن نے اپنی عمر کے لحاظ سے بہت اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا جسے نامور کھلاڑیوں اور دیگر تماشائیوں نے بہت سراہا۔ لائنز کے خالد کا کھیل بھی کافی اچھا تھا اور پسند کیا گیا۔

اختتامی تقریب

فائنل مقابلوں کے بعد ٹورنامنٹ کی اختتامی تقریب عمل میں آئی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد پہلے جملہ ٹیموں کا مارچ پاسٹ ہوا۔ ونگ کمانڈر ایچ اے صوفی صاحب سیکرٹری سپورٹس کنٹرول بورڈ حکومت مغربی پاکستان نے سلامی لی۔ بعدہٗ ٹورنامنٹ کمیٹی کے سیکرٹری مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے جملہ ٹیموں، ان کے کھلاڑیوں، ریفری صاحبان منتظمین، شائقین اور جملہ سربرآوردہ حضرات کا جو اس موقع پر ٹورنامنٹ دیکھنے کی غرض سے ربوہ تشریف لائے شکریہ ادا کیا نیز ربوہ میں باسکٹ بال گیم کی مقبولیت اور اس کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اب ربوہ میں کالج اور دیگر تعلیمی ادارہ جات کے اپنے باسکٹ بال کورٹس کے علاوہ اعلیٰ پیمانے کے متعدد کورٹس بن کر تیار ہو چکے ہیں جو انشاء اللہ اس گیم کے مزید فروغ کا باعث ہوں گے آخر میں آپ نے محترم ونگ کمانڈر ایچ اے صوفی کی خدمت میں انعامات تقسیم کرنے کی درخواست کی چنانچہ محترم ونگ کمانڈر ایچ اے صوفی صاحب نے تینوں سیکشنوں کی کامیاب ٹیموں اور ان کے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور انھیں سندات عطا کیں، بعد ازاں آپ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے باسکٹ بال گیم کو فروغ دینے کی اہمیت پر زور دیا اور اس ضمن میں صدر سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے صدر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور دیگر اراکین کی مساعی جمیلہ کو بہت سراہا۔ آپ نے فرمایا اس گیم کو فروغ دینے کا صحیح طریق یہ ہے کہ چھوٹے بچوں میں اس کا شوق پیدا کیا جائے اور بچپن ہی سے تربیت دے کر انہیں کھلاڑی بنایا جائے اس طرح ملک میں باسکٹ بال کے اچھے کھلاڑی پیدا ہو سکتے ہیں اور اس گیم کو ملک میں فروغ حاصل ہو سکتا ہے مجھے خوشی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اس طرف توجہ دے رہے ہیں اور چھوٹے بچوں میں اس کا شوق پیدا کرنے کے سلسلہ میں خاص مساعی عمل میں لا رہے ہیں ان مساعی پر محترم صاحبزادہ صاحب اور ایسوسی ایشن کے دیگر اراکین مبارکباد کے مستحق ہیں اگرچہ حکومت کھیلوں کی مختلف تنظیموں کو گرانٹ بھی دیتی ہے لیکن اس کے باوجود گیموں کو صحیح لائنوں پر فروغ دینے کی ابھی تک خاطر خواہ صورت پیدا نہیں ہوئی ہے میں اعتراف کرتا ہوں کہ ربوہ جیسی دور افتادہ جگہ میں باسکٹ بال گیم کو جو فروغ حاصل ہوا ہے وہ محترم صاحبزادہ صاحب کا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے یہ محترم صاحبزادہ صاحب کی محبت اور کشش ہے کہ میرے جیسے ناچیز بھی لاہور سے کھنچے کھنچے یہاں پہنچ گئے ہیں میرے ربوہ آنے کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ میں ربوہ میں باسکٹ بال گیم کی مقبولیت اور اس کی ترقی کا جائزہ لوں چنانچہ یہاں آنے اور حالات کو بچشم خود دیکھنے کے بعد اب ہم یہ جائزہ لینے پر مجبور ہیں کہ اگر ربوہ میں اتنی کوشش ہو سکتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ دوسرے مقامات پر جہاں نسبتاً زیادہ سہولتیں میسر ہیں باسکٹ بال کو فروغ دینے کے سلسلے میں خاطر خواہ مساعی عمل میں نہیں آ رہیں آخر میں آپ نے کھلاڑیوں کو توجہ دلائی کہ ہر کھلاڑی نو آموز کھلاڑیوں کو تربیت دے اور کوشش کرے کہ ایک سال کے اندر اندر وہ ایک نئی ٹیم تیار کر دیں گا اگر سارے ہی کھلاڑی اس کام کو ایک مشن خیال کر کے اسے سرانجام دینے کی کوشش کریں گے تو آئندہ سال تک بے شمار نئی ٹیمیں بن جائیں گی اور ٹورنامنٹوں کی رونق دوبالا ہو جائے گی

آپ کی تقریر کے بعد تعلیم الاسلام کالج کا ساتواں کل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔

ٹورنامنٹ کی غیر معمولی کامیابی

یہ ٹورنامنٹ بھی گزشتہ سالوں کے ٹورنامنٹس کی طرح بفضلہ تعالیٰ غیر معمولی طور پر کامیاب رہا اس ٹورنامنٹ کی ایک نمایاں اور امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس موقع پر گورنر مغربی پاکستان محترم ملک امیر محمد خان صاحب نے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کے نام ایک خصوصی پیغام بھیجا جسے مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب نے ۲۵ فروری کو ٹورنامنٹ کی افتتاحی تقریب میں پڑھ کر سنایا پھر اس ٹورنامنٹ کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ اس کی افتتاحی تقریب کے بعض مناظر لاہور میں ٹیلیویژن پر بھی دکھائے گئے ان میں محترم گورنر صاحب موصوف کا پیغام سنائے جانے کا منظر بھی شامل تھا۔

پھر امسال ٹورنامنٹ میں بعض نئی ٹیمیں بھی شامل ہوئیں ان میں سینٹ پال کلب راولپنڈی کاسموپولیٹن کلب کراچی، کراچی سپورٹس کلب مشن ہائی سکول ڈسکہ۔ اور بعض [illegible] اور [illegible] ٹیمیں شامل تھیں یہ سب ٹیمیں امسال پہلی مرتبہ شامل ہوئی تھیں اور انھوں نے دوسری بعد حسب ٹیموں کے ہمراہ اپنی شمولیت سے ٹورنامنٹ کی شان کو دوبالا کیا

پھر اس موقع پر گیم سے تعلق رکھنے والے متعدد سربرآوردہ حضرات لاہور اور دیگر مقامات سے ٹورنامنٹ دیکھنے کی غرض سے ربوہ تشریف لائے ان میں ونگ کمانڈر ایچ اے صوفی صاحب سیکرٹری سپورٹس کنٹرول بورڈ حکومت مغربی پاکستان کے علاوہ ڈاکٹر غلام یٰسین خان صاحب نیازی چیئرمین بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن راجہ غالب احمد صاحب سیکرٹری بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن، خواجہ غلام صادق صاحب چیئرمین سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن باسکٹ بال سلیکشن کمیٹی کے اراکین میں سے میاں محمد رفیع صاحب ڈی ایس پی جھنگ اور سید اعجاز حسین شاہ صاحب۔ راجہ نصر اللہ خان صاحب سب ڈویژنل مجسٹریٹ چنیوٹ باسکٹ بال کے مشہور کھلاڑی مولوی محمد افضل صاحب آف لائل پور سنٹرل باسکٹ بال کمیٹی کی مجلس عاملہ کے اراکین میں سے جناب سعید اے مغل اور جناب دلدار بیگ مرزا سینئر گورنمنٹ کالج لاہور کے پروفیسر ڈاکٹر نذیر احمد صاحب شامل تھے اس ٹورنامنٹ کے موقع پر ریفریز کا امتحان بھی ہوا جس میں دو درجن کے قریب امیدواروں نے حصہ لیا۔